پریس ریلیز

کووڈ19 - کے باوجود سنہ 2020ء میں ایل این جی کی طلب مستحکم رہی، عالمی معیشتوں کی بحالی کے ساتھ اضافے کی توقع

کراچی **26 فروری، 2021**: کووِڈ-19 کی وبا سے پیدا شدہ غیر یقینی صورت حال اور تالا بندی کے باوجود، جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی ہے، سنہ 2020ء میں لیکویفائیڈ نیچرل گیس (ایل این جی) کی تجارت بڑھ کر 360 ملین ٹن ہوگئی۔ یہ بات شیل کی حال ہی میں شائع ہونے والی رپورٹ ایل این جی آؤٹ لک 2021 میں بتائی گئی ہے۔

اگرچہ حجم میں معمولی اضافہ ہوا ہے لیکن، سنہ 2020ء میں، یہ ایل این جی کی بین الاقوامی مارکیٹ میں لچک اور ثابت قدمی کا اظہار کرتی ہے اگرچہ بین الاقوامی سطح پر مجموعی ملکی پیداوار (جی ڈی پی) میں کئی کھرب ڈالرز کی کمی ہوئی جس کی وجہ یہ تھی کہ چھوٹی، بڑی تمام معیشتیں کووڈ-19 کی وبا پر قابو پانے کے لیے جدوجہد کر رہی تھیں۔ سنہ 2019ء میں طلب 358 ملین ٹن تھی۔

زیر تبصرہ سال کے دوران، ایل این جی کی قیمتوں میں ریکارڈ کمی واقع ہوئی لیکن 12 مہینوں کے اختتام پر، طلب میں غیر معمولی اضافہ ہوا جو گزشتہ چھ برسوں کے دوران ہونے والا سب سے زیادہ اضافہ تھا جس کی وجہ ایشیا کے مختلف حصوں میں معیشت بحالی اور، محدود فراہمی کے باوجود، موسم سرما کے دوران طلب میں اضافہ تھا۔

اس بارے میں شیل کے انٹگریٹیڈ گیس، رینیوایبلز اور انرجی سولوشنز کے ڈائریکٹر، مارٹن ویٹ سیلار نے کہا: ''ایل این جی لچکدار توانائی فراہم کرتی ہے۔ کووڈ-19 کی وبا کے دوران دنیا کو اس کی ضرورت تھی جس سے اس گیس کی مزاحمت اور، ایسے حالات میں جس کی پہلے کوئی مثال نہیں ملتی ہے، لوگوں کی زندگی میں توانائی فراہم کرنے کی صلاحیت کا اظہار ہوتا ہے۔''

مارٹن نے مزید کہا: ''دنیا بھر کے ممالک اور کمپنیاں، جن میں شیل شامل ہے، نیٹ-زیرو اخراج والے اہداف اختیار کر رہے ہیں اور کم کاربن خارج کرنے والے توانائی کے نظاموں کی تیاری پر غور کر رہے ہیں۔ جلنے والا صاف ترین فوسل فیول، قدرتی گیس اور ایل این جی کو ایسی توانائی کی فراہمی میں مرکزی کردار ادا کرنا ہے جس کی دنیا کو ضرورت ہے اور ان اہداف تک پہنچنے کے لیے پیشرفت میں توانائی فراہم کرنا ہے۔''

قدرتی گیس 45 سے 55 فیصد کم گرین ہاؤس گیسیں خارج کرتی ہے اور بجلی پیدا کرنے کے لیے کوئلے کے استعمال کے مقابلے میں محض دسویں حصے کے برابر فضا کو آلودہ کرتی ہے۔

وبا کے بعد ایل این جی کی طلب میں بحالی میں چین اور بھارت نمایاں ہیں۔ چین نے اپنی ایل این جی کی درآمدات 7 ملین ٹن سے بڑھا کر 67 ملین ٹن کر دی جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 11 فیصد زیادہ ہے۔

توقع ہے کہ سنہ 2060ء تک کاربن سے پاک ملک بننے کے ہدف کا اعلان پر عمل جاری رہے گا جس سے امید ہے کہ عمارتوں، بھاری صنعتوں، جہاز رانی اور ہیوی ڈیوٹی روڈ ٹرانسپورٹ جیسے شعبوں کو کاربن سے پاک کرنے میں گیس کے اہم کردار کے ذریعے ایل این جی کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

ایل این جی کی کم قیمتوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، بھارت نے، سنہ 2020ء کے دوران، 11 فیصد زیادہ ایل این جی درآمد کی اور ملک میں گیس کی پیداوار کی کمی کو پورا کیا۔

ایل این جی درآمدات کے حوالے سے دیگر دو بڑے ایشیائی ممالک جاپان اور جنوبی کوریا ہیں۔ ان ممالک نے بھی سنہ 2020ء تک کاربن کے اخراج کے حوالے سے نیٹ-زیرو کے اہداف کا اعلان کیا تھا۔ اپنا نیٹ-زیرو ہدف حاصل کرنے کے لیے جنوبی کوریا، اپنے کوئلے سے چلنے والے 24 پاور پلانٹس کو، سنہ 2034ء تک، صاف ترین جلنے والی ایل این جی پر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

یورپ میں طلب اور امریکا کو لچکدار فراہمی نے، سنہ 2020ء میں، ایل این جی کی عالمی مارکیٹ کا توازن برقرار رکھنے میں مدد کی۔ تاہم، دیگر خطوں میں، اسٹرکچرل رکاوٹیں اور، سال کے آخر میں، شدید موسم کے باعث قیمتوں میں اضافہ ہوگیا۔

اندازہ ہے کہ سنہ 2040ء تک، ایل این جی کی مجموعی عالمی طلب 700 ملین ٹن تک پہنچ جائے گی۔ ایشیا کے بارے میں توقع ہے کہ گیس کی ملکی پیداوار میں کمی کے باعث یہاں توانائی کے متبادل کے طور پر ایل این جی کی طلب 75 فیصد تک پہنچ جائے گی جس سے ہوا کے معیار سے متعلق تشویش اور کاربن کے اخراج کے حوالے سے اہداف پورا کرنے میں مدد ملے گی۔

مثال کے طور پر، سنہ 2020ء میں، چین کے ہیوی ڈیوٹی ٹرانسپورٹ سیکٹر نے، تقریباً 13 ملین ٹن ایل این جی استعمال کی تاکہ ایل این جی سے چلنے والی 500,000 ٹرکوں اور بسوں پر مشتمل تیزی سے بڑھتے ہوئے فلیٹ کی ضرورتیں پوری کی جاسکیں۔ یہ استعمال سنہ 2018ء کے مقابلے میں تقریباً دوگنا ہے۔ ایل این جی سے چلنے والی جہاز رانی کی صنعت بھی ترقی کر رہی ہے اور توقع ہے کہ، سنہ 2023ء تک، عالمی سطح پر ایل این جی سے چلنے والے جہازوں کی تعداد 45 تک پہنچ جائے گی۔

امکان ہے کہ موجودہ دہائی کے وسط تک، طلب میں اضافے کے باعث طلب اور رسد کے درمیان فرق بھی بڑھ جائے گا کیوں کہ نئے پیداواری منصوبے توقع سے کم تعداد میں سامنے آرہے ہیں۔

اندازوں کے مطابق، مستقبل میں ایل این جی کی طلب کا نصف ایسے ممالک سے آئے گا جو نیٹ-زیرو اخراج کے اہداف رکھتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ایل این جی کی صنعت کو ویلیو چین کے ہر مرحلے پر جدید بنایا جائے تاکہ کاربن کا اخراج مزید کم کیا جاسکے اور یہ انتہائی لازم شعبوں کو بجلی کی فراہمی میں اپنا اہم کردار ادا کر سکے۔

شیل ایل این جی آؤٹ لک 2021ء رپورٹ www.shell.com/lngoutlook پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔